Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Manuscript *Kitab al-Talaq* by Shaykh Sharf al-Din Dihlawi: An Analytical Study of Ijtihadi Inference and Usuli Reasoning

مخطوطہ کتاب الطلاق از شیخ شرف الدین دہلویؒ: اجتہادی استنباط و اصولی استدلال کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Ammar Saeedi**
   M.Phil, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.
2. **Prof. Dr. Monazza Hayat** (Corresponding Author)
   Professor, Institute of Islsamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.muazzahayat@bzu.edu.pk

Citation

Saeedi, Ammar & Prof. Dr. Monazza Hayat." The Manuscript Kitab al-Talaq by Shaykh Sharf al-Din Dihlawi: An Analytical Study of Ijtihadi Inference and Usuli Reasoning."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 138−147.

Submission Timeline

Received: May 10, 2025
Revised: Jun 19, 2025
Accepted: Jun 28, 2025
Published Online: Jul 12, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

© 2023 Al-Marjān Research Center.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

The Manuscript *Kitab al-Talaq* by Shaykh Sharf al-Din Dihlawi: An Analytical Study of Ijtihadi Inference and Usuli Reasoning

مخطوطہ کتاب الطلاق از شیخ شرف الدین دہلویؒ: اجتہادی استنباط واصولی استدلال کا تجزیاتی مطالعہ

☆ عمار سعیدی ☆ پروفیسر ڈاکٹر منزہ حیات

Abstract

This research article offers an analytical exploration of the manuscript *Kitab al-Talaq* authored by Shaykh Abu Sa'id Muhammad Sharf al-Din Dihlawi, a prominent South Asian scholar of the Ahl al-Hadith tradition. The study highlights his juristic reasoning and methodological deductions concerning the highly debated issue of divorce. While the mainstream Ahl al-Hadith school typically regards three divorces in one sitting as one, Dihlawi diverges from this dominant position and presents an independent, well-argued view rooted in Qur'anic exegesis, Hadith evaluation, linguistic analysis, and juristic precedents. The research examines how Dihlawi critiques certain traditions, assesses their textual and historical dimensions, and develops a bold interpretative framework that prioritizes contextual and linguistic evidence. He interprets the Qur'anic verse ﴿الطلاق مرتان فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان﴾ by emphasizing the sequential nature of divorce rulings and the role of reconciliation until the third pronouncement. Through his engagement with the principles of jurisprudence (usul al-fiqh), rational inquiry, and critical evaluation of earlier jurists, Dihlawi demonstrates intellectual independence and academic integrity. This article not only sheds light on an understudied manuscript but also emphasizes the richness of South Asian Islamic scholarship and its contribution to legal debates. Ultimately, the study aims to introduce this important text to contemporary scholarship and to highlight its relevance in addressing ongoing juristic and social discussions regarding divorce.

Keywords: Manuscript, Divorce, Juristic Reasoning, Sharf al-Din Dihlawi, Ijtihad, Usul al-Fiqh

تعارف موضوع

برصغیر پاک وہند کی اسلامی علمی روایت ایک گہری، متنوع اور اجتہادی فقہی وراثت کی امین ہے۔ یہاں کے علماء نے نہ صرف کلاسیکی فقہ کو اپنایا بلکہ اسے مقامی ضروریات کے مطابق اجتہادی انداز میں پیش بھی کیا۔ بدقسمتی سے اس علمی ذخیرے کا ایک قابلِ ذکر حصہ آج بھی غیر مطبوعہ مخطوطات کی صورت میں کتب خانوں میں محفوظ ہے، جو تحقیق و تدوین کا منتظر ہے۔ انہی غیر مطبوعہ فقہی متون میں شیخ ابو سعید محمد شرف الدین دہلویؒ کا مخطوطہ "کتاب الطلاق" نہایت اہمیت کا حامل ہے، جو طلاق جیسے نازک اور اختلافی مسئلے پر ان کی علمی بصیرت اور اُصولی استنباط کا مظہر ہے۔ موجودہ دور میں جب طلاق کے مسئلے پر فقہی اختلافات اور عوامی اضطراب شدت اختیار کر چکے ہیں، یہ مخطوطہ خاص علمی وقعت رکھتا ہے۔ اگرچہ

☆ ایم فل، ادراہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔

☆ پروفیسر، ادراہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔

شیخ دہلویؒ کا تعلق اہلِ حدیث مکتبۂ فکر سے تھا، جو عموماً "مجلسِ واحد میں تین طلاقوں" کو ایک ہی شمار کرتا ہے۔ تاہم انہوں نے اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے اجتہادی بنیاد پر ایک مختلف رائے قائم کی، جو ان کی اُصولی گہرائی اور استدلالی توازن کا غماز ہے۔

"کتاب الطلاق" نہ صرف برصغیر کے علمی ورثے کا حصہ ہے بل کہ فقہی اجتہاد اور اُصولی بصیرت کا قابلِ قدر نمونہ بھی ہے۔ اسی اہم مخطوطے کی تدوین و تخریج پر مشتمل ایم فل کا تحقیقی کام ہم نے 2023ء–2025ء کے دوران جامعہ بہاء الدین زکریا ملتان کے ادارۂ علوم اسلامیہ میں "مخطوط کتاب الطلاق از مولانا ابو سعید محمد شرف الدین دہلوی: تدوین و تخریج" کے عنوان سے مکمل کیا۔ زیرِ نظر ریسرچ آرٹیکل اسی تحقیقی منصوبے کی ایک تکمیلی جہت ہے، جس میں ہم نے مخطوطے میں موجود فقہی استنباطات، اُصولی استدلالات اور مصنف کے اجتہادی منہج کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ اس مقالے میں تدوینی پہلو مرکزی موضوع نہیں بل کہ توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ شیخ دہلویؒ نے کس طرح اُصولِ فقہ کی روشنی میں طلاق جیسے متنازعہ مسئلے پر اپنی رائے قائم کی۔ اس مطالعے کا مقصد فقہی و علمی حلقوں کو اس نادر علمی متن سے روشناس کروانا اور برصغیر کے ان محدثین و فقہاء کے اجتہادی رجحان کو اجاگر کرنا ہے جن کے افکار اب بھی تحقیق کے منتظر ہیں۔

مبحث اول: شیخ شرف الدین دہلویؒ—سوانح حیات اور مخطوطہ کتاب الطلاق کا توضیحی و تحقیقی جائزہ

1. شیخ شرف الدین دہلویؒ: سوانح حیات

مولانا ابو سعید محمد شرف الدین دہلویؒ بیسویں صدی کے ایک ممتاز اسلامی عالم، محدث اور فقیہ تھے جن کا علمی تعلق برصغیر پاک و ہند کے دینی و فکری حلقوں سے تھا۔ آپ کی علمی گہرائی، اُصولی بصیرت، اور حدیث کے فن میں امتیاز کے باعث اہلِ علم کی محفلوں میں آپ کو "محدث دہلوی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔[1]

آپ کی ولادت تقریباً 1875ء میں گجرات، پنجاب (موجودہ پاکستان) میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام امام الدین تھا اور آپ کا تعلق اعوان راجپوت خان دان سے بتایا جاتا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی، جہاں قرآنی علوم اور ابتدائیات میں مہارت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے ملتان کا سفر اختیار کیا۔ ملتان میں آپ نے اُس دور کے معروف اساتذہ مولانا سلطان محمود محدث ملتانی (م1909ء) اور مولانا ابو محمد عبد الحق محدث ملتانی (م1945ء) سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے دہلی کا رُخ کیا، جو اس وقت برصغیر میں علوم اسلامیہ کا بڑا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ دہلی میں آپ نے کئی جلیل القدر اساتذہ سے علومِ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر اسلامی فنون میں تعلیم حاصل کی، جن میں بالخصوص مولانا عبدالوہاب ضریر سہاروی (م1920ء)، علامہ بشیر سہسوانی (م1908ء)، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (م1912ء)، مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م1911ء)، اور شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی (م1327ھ) شامل ہیں۔[2] آپ نے حدیث کی باقاعدہ تخصیص شمس العلماء سید نذیر حسین محدث دہلوی (م1902ء) جیسے عظیم محدث کے زیر سایہ کی،[3] جن کے مدرسہ نے اُس دور میں اہلِ حدیث مکتبِ فکر کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کیا۔

مولانا شرف الدین دہلویؒ نے زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس کے لیے وقف کر دیا۔ دہلی میں آپ نے مدرسہ عالیہ فتح پور، مدرسہ ریاض العلوم، مدرسہ نذیر میاں صاحب اور مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی جیسے اہم اداروں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں قیامِ پاکستان کے بعد

---

[1] Bhatti, Isḥāq, *Dabistān-i-Ḥadīth* (Lāhawr: Maktabah Qudūsiyyah, 2008), 226.
[2] Nūshahrī, *Tarājim ʻUlamā'-yi Ḥadīth Hind* (Delhi: Jīd Barqī Press, 1938), 1:182.
[3] Riāḍ, ʻĀqib, Ḥāfiẓ, *Tadhkirah Mawlānā ʻAbd al-Ḥaqq Multānī* (Gujrānwāla: Dār Abī Ṭayyib, 2023), 323.

آپ کی تدریسی سرگرمیاں جاری رہیں اور آپ نے مدرسہ دار الارشاد پیر جھنڈا اسعید آباد، مدرسہ محمدیہ غلہ منڈی تاندلیانوالہ، مدرسہ تقویہ الاسلام لاہور اور دار الحدیث محمدیہ نجمیہ کراچی میں بھی حدیث اور دیگر علوم کی تدریس کی۔ آپ تقریباً ساٹھ سال تک مسند درس پر متمکن رہے۔ اس طویل تدریسی دور میں آپ نے بے شمار شاگرد تیار کیے، جن میں سے کئی بعد ازاں خود بڑے محدث، فقیہ اور محقق بنے۔ آپ کے قابلِ ذکر شاگردوں میں مولانا عبدالعزیز میمن راج کوٹیؒ (م1978ء)، مولانا محمد یوسف سورتیؒ (م1942ء)، مولانا عبد الجبار محدث کھنڈیلویؒ (م1962ء)، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ (م1987ء) اور شیخ الحدیث ابوالحسنات علی محمد سعیدیؒ (م1987ء) جیسے اکابرین شامل ہیں۔[4] آپ نے تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی وسیع کام کیا جس میں تنقیح الراوۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ، تخریج آیات البخاری، حاشیہ نصب الرایہ، برہان اسلام، برق اسلام، کتاب الطلاق اور کتاب الاکراہ جیسی اہم کتب شامل ہیں۔[5]

آپ نے اہل حدیث مکتبِ فکر کی علمی اور فکری ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا، بدعات و خرافات کی تردید کی اور قرآن و سنت کی براہ راست تعلیمات کو عام کیا، اس طرح آپ کو برصغیر کی علمی تاریخ میں ایک محقق، محدث اور مربی کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

2. مخطوطہ کتاب الطلاق کا توضیحی جائزہ

زیرِ مطالعہ فقہی مخطوطہ "کتاب الطلاق" برصغیر کے نامور عالمِ دین شیخ ابو سعید محمد شرف الدین دہلویؒ کی علمی کاوش ہے، جو "مجلسِ واحد میں تین طلاق" کے موضوع پر ایک نادر اور غیر مطبوعہ فقہی متن ہے۔ اس کا پس منظر ایک سوال ہے جس کے جواب میں مصنف نے مسئلہ طلاقِ ثلاثہ پر مدلل، اجتہادی اور اُصولی بحث کی ہے۔ سوال کی نوعیت اور اس کے جواب کی وسعت ایسی ہے کہ یہ تحریر محض فتویٰ نہیں بل کہ ایک مربوط فقہی کتاب چہ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

یہ مخطوطہ اردو زبان میں ہے، جس کی نوعیت اجتہادی و اُصولی فقہ پر مبنی ایک علمی دستاویز کی ہے۔ اس میں طلاقِ ثلاثہ کے مسئلے میں مروّجہ فتاویٰ سے ہٹ کر اُصولی دلائل کے ساتھ موقف اختیار کیا گیا ہے۔ شیخ دہلوی نے اُصولِ فقہ اور روایتی استنباطی منہج کو بروئے کار لا کر ایک منفرد علمی رائے قائم کی، جو محض تقلید پر مبنی نہیں بل کہ گہرے علمی مطالعے کا نتیجہ ہے۔ مخطوطہ اپنے اصل متن میں 53 صفحات پر مشتمل ہے، مگر ضمیمہ جات کے بہ طور چند اضافی صفحات شامل کیے گئے ہیں، جن کے باعث کل صفحات کی تعداد 60 ہو گئی ہے۔ اور اگرچہ چند صفحات پر جگہ کی تنگی اور تعلیقات و اضافہ جات کی بھرمار کے باعث مطالعہ قدرے مشکل ہوتا ہے، تاہم مجموعی طور پر متن واضح اور قابلِ فہم ہے۔ بعض اوراق بوسیدہ ضرور ہیں مگر ان کا مواد محفوظ ہے۔ کاتب کی خوش خط کتابت اور جلد بندی مخطوطے کی حفاظت میں معاون ہے اور آخر میں درج تاریخ کتابت: محرم الحرام 1364ھ اس کی قدامت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ علمی نسخہ جامعہ الرحمن امین ٹاؤن خانیوال کے مکتبہ سعیدیہ میں محفوظ ہے، جو موجودہ منتظمین مکتبہ کو ان کے والد گرامی شیخ الحدیث مولانا ابو الحسنات علی محمد سعیدیؒ (م1987ء) سے وراثتاً ملا۔ یہ اَمر مخطوطے کے علمی اعتماد اور تاریخی تسلسل کو نمایاں کرتا ہے۔

[4] Riāḍ, ʻĀqib, *Tadhkirah Mawlānā ʻAbd al-Ḥaqq Multānī*, 323.

[5] Naʻīm al-Ḥaqq Naʻīm, Qārī, "Mawlānā ke Asātidhah Kirām," *al-Iʻtiṣām (Weekly)* (Lāhawr: Dār al-Daʻwah al-Salafiyyah, Special Issue, March 2005), 150

مبحث دوم: کتاب الطلاق میں شیخ شرف الدین دہلویؒ کا اجتہادی و اصولی منہج

1. قرآنی استنباط

شیخ شرف الدین دہلویؒ نے اپنے فقہی استدلال کی بنیاد قرآنی آیات پر رکھی ہے۔ مخطوطہ "کتاب الطلاق" میں ان کا قرآنی استنباط واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس میں وہ نصوص کی گہرائی میں اتر کر فقہی اَحکام کا استخراج کرتے ہیں۔ انہوں اپنے "قرآنی استنباط" کے منہج کو واضح کرتے ہوئے سب سے پہلے اُس آیت کی طرف رجوع کیا ہے جس سے ایک وقت میں دی گئی تین طلاقوں کے وقوع پر استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ امام بخاری کی صحیح سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہماری پہلی دلیل وہ آیت ہے، جس کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور اس سے ایک وقت یا جلسہ واحدہ میں تین طلاق کے وقوع پر استدلال کیا ہے اور لکھا ہے:

" بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"[6]۔

شیخ دہلویؒ اس آیت سے یہ استدلال اَخذ کرتے ہیں کہ اگرچہ آیت میں دو بار کا ذکر ہے، لیکن جب کوئی شخص تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیتا ہے تو ان کا وقوع ہو جاتا ہے اور اس کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔ یہ آیت طلاق کے اس حتمی مرحلے کی نشان دہی کرتی ہے جب تعلق مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ ان کا استدلال اس فقہی موقف کی تائید کرتا ہے جو ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرتا ہے۔[7]

شیخ شرف الدین دہلویؒ اپنے فقہی استنباط میں قرآنی نصوص کو بنیادی حیثیت دیتے ہیں اور بہ ظاہر ان سے متصادم احادیث کی تاویل یا تردید کرتے ہیں۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں (جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ابتدائی دورِ اسلام میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں) اور فرماتے ہیں کہ "اگر بالفرض یہ حدیث مرفوع اور صحیح بھی ہو، تو بھی یہ قابلِ استدل نہیں۔"[8] ان کا موقف ہے کہ یہ حدیث کئی وجوہات کی بنا پر قابلِ قبول نہیں ہے: اولاً، یہ کتاب اللہ کے صریح خلاف ہے، خصوصاً سورۃ البقرہ کی آیات 229 اور 230 کی روشنی میں " الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"[9] (طلاق دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا خوب صورتی سے چھوڑ دینا ہے) اور اس کے بعد آنے والی آیت " فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"[10] (پھر اگر اس نے اس کو طلاق دے دی تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہو گی جب تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کر لے)۔

شیخ دہلویؒ کے مطابق اگر تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں تو طلاق مغلظہ اور حلالہ کا قرآنی تصور بے معنیٰ ہو جاتا ہے۔ ثانیاً، یہ عقل کے بھی خلاف ہے، کیوں کہ اگر مطلقاً تین طلاقیں ایک ہی تسلیم کی جائیں تو مختلف اَطہار یا اوقات میں طلاق دینے کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔ ثالثاً، یہ اجماعِ اُمتِ محمدیہ کے منافی ہے۔ شیخ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اُمت کا اجماع اس بات پر ہے کہ تین طلاقیں (خواہ ایک مجلس میں دی جائیں یا مختلف اوقات میں) اپنے نتائج کے اعتبار سے تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ لہٰذا مذکورہ حدیث ان دلائل کی روشنی میں باطل قرار پاتی ہے۔ کیوں کہ یہ عقل و نقل اور اجماع کے خلاف ہے۔[11]

---

[6] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ* (Būlāq, Egypt: al-Maṭba‘ah al-Kubrā al-Amīriyyah, 1311 AH), Kitāb al-Wuḍū’, Bāb Ghusl al-Rijlayn wa lā Yamsaḥ ‘alā al-Qadamayn, 1:44, Ḥadīth 163.
[7] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq* (Khānewāl, Multān: Maktabah Saediyyah, unpublished manuscript), 44.
[8] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 22.
[9] Al-Baqara, 2:229.
[10] Al-Baqara, 2:230.
[11] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 22.

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیخ شرف الدین دہلوی کے نزدیک قرآنی نصوص کی تشریح اور اجماعِ اُمت کا فقہی وزن، بہ ظاہر ان سے متصادم احادیث پر غالب ہے۔

اپنے قرآنی استنباط کو مزید تقویت دینے اور بہ ظاہر متصادم احادیث کی وضاحت کے لیے شیخ شرف الدین دہلویؒ معروف مفسرین کی آراء کا بھی سہارا لیتے ہیں۔ وہ حافظ ابن کثیرؒ اور امام ابن جریر طبریؒ کا حوالہ دیتے ہیں جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اسی حدیث کو (کہ ابتدائی دور اسلام میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں) صحیح تسلیم کرتے ہیں، لیکن وہ اس حدیث کو آیت "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ"[12] کے نزول سے قبل کے عمل کی عکاسی قرار دیتے ہیں۔ ان مفسرین کے نزدیک آیتِ مبارکہ "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"[13] کے ذریعے سابقہ عمل کو منسوخ کر دیا گیا، جس کا مطلب ہے کہ اب تین طلاق کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہا۔[14] یوں شیخ دہلویؒ ان مفسرین کے استدلال سے یہ نتیجہ اَخذ کرتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ سندی اعتبار سے صحیح بھی ہو، تاہم شرعی حکم کے لحاظ سے منسوخ ہے اور قابلِ عمل نہیں۔ مزید برآں شیخ دہلویؒ امام فخر الدین رازیؒ کی تفسیر کبیر سے بھی استدلال پیش کرتے ہیں جہاں امام رازیؒ آیت "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ"[15] کو اس سے قبل کی آیت "وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا"[16] کی توضیح و تخصیص قرار دیتے ہیں۔

امام رازیؒ کے مطابق پہلی آیت بہ ظاہر یہ تاثر دیتی تھی کہ طلاق کے بعد شوہر کو رجوع کا مطلق حق حاصل ہے، قطع نظر اس کے کہ یہ کون سی طلاق ہے۔ لیکن آیت "الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" نے اس حق کو پہلی یا دوسری طلاق تک محدود کر دیا اور واضح کیا کہ تیسری طلاق کے بعد رجوع کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ امام رازیؒ اس کی تائید میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی جامع ترمذی کی حدیث بھی نقل کرتے ہیں، جس میں بیان ہے کہ یہ آیت کثرت سے طلاق دے کر رجوع کرنے کے رواج کو منسوخ کرنے کے لیے نازل ہوئی۔[17] ان تمام مفسرین کی آراء کو پیش کر کے شیخ شرف الدین دہلویؒ اپنے اس موقف کو مضبوط کرتے ہیں کہ قرآن کی آیات نے طلاق کے اَحکام کو حتمی شکل دی ہے اور تین طلاق کے بعد رجوع کا حق شرعاً منسوخ ہے۔

2. شیخ شرف الدینؒ کا منہج نقدِ حدیث

شیخ شرف الدین دہلویؒ کا فقہی منہج محض تقلید پر مبنی نہیں تھا بل کہ تحقیق اور اُصولِ نقدِ حدیث کے گہرے فہم پر قائم تھا۔ مثال کے طور پر انہوں نے صحیح مسلم کی ایک مشہور حدیث پر کلام کیا ہے جو مروجہ طور پر "صحیح ترین" قرار دی جاتی ہے۔ اس پر ان کی علمی تنقید اس اَمر کی دلیل ہے کہ وہ روایت کو محض تقلید کی عینک سے نہیں دیکھتے بل کہ اس کے دلائل، اسناد اور دلالت پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل ایک طرف ان کی وسعتِ مطالعہ اور علمی جرات کو ظاہر کرتا ہے، اور دوسری طرف برصغیر کے علمی حلقوں میں رائج جمود سے انحراف اور اجتہادی منہج کو نمایاں کرتا ہے۔

[12] Al-Baqara, 2:229.
[13] Al-Baqara, 2:229.
[14] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 22.
[15] Al-Baqara, 2:229.
[16] Al-Baqara, 2:228.
[17] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 26.27.

اس ضمن میں انہوں نے صحیح مسلم کی وہ روایت زیرِ بحث لائی ہے جس میں بعض ناقلین کے مطابق حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں تین طلاقیں بہ یک وقت دے دی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو رجوع کا حکم دیا۔ روایت کا متن یہ ہے:

"عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ. فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا. فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ، وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ، حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ، يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ. وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ. فَحَدَّثَنِي؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ. فَحَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ. فَأُمِرَ أَنْ يَرْجِعَهَا. قَالَ قُلْتُ: أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فمه. أو إن عجزواستحمق؟"[18]

شیخ اس روایت پر دو بنیادی نِکات کی بنیاد پر کلام کرتے ہیں: اولاً، اس کی سند میں "مجہول" راوی شامل ہیں، جو علمِ حدیث کے اُصولوں کے مطابق اسے ضعیف بناتے ہیں۔ ثانیاً، وہ نشان دہی کرتے ہیں کہ روایت کا متن ہی اپنے اندر تضاد رکھتا ہے۔ کیوں کہ اس میں ایک مقام پر تین طلاقوں کا ذکر ہے جب کہ دوسری جگہ براہ راست ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک طلاق کا بیان ہے۔ یہ داخلی تضاد روایت کی صحت پر سوال اٹھاتا ہے۔[19]

اسی طرح شیخ دہلویؒ صحیح مسلم کی ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ اس میں بھی سند اور متن دونوں پہلوؤں سے اضطراب پایا جاتا ہے۔ سند کے اعتبار سے کبھی یہ روایت طاؤس عن ابن عباس کے طریق سے آتی ہے، کبھی طاؤس عن أبي الصهباء عن ابن عباس کے واسطے سے اور کبھی أبو الجوزاء عن ابن عباس کے طریق سے، جو سندی اضطراب کی واضح علامت ہے اور متن کے اعتبار سے بھی اس میں تضاد ہے کیوں کہ ایک جگہ ابو الصہباء یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: "ألم تعلم أن الرجل كان إذا طلق امرأته ثلاثًا قبل أن يدخل بها جعلوها واحدة؟" جب کہ دوسری جگہ یوں بیان کرتے ہیں: "ألم يكن الطلاق الثلاث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وصدرًا من خلافة عمر واحدة؟" اور یہ دونوں تعبیرات ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ پس شیخ دہلویؒ ان دلائل کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ روایت شاذ ہے اور ایسی متزلزل روایت کو، جس کی سند اور متن دونوں میں اضطراب پایا جائے، بالخصوص اس وقت قبول نہیں کیا جا سکتا جب وہ کتاب اللہ اور عقلِ سلیم کے بھی خلاف ہو۔[20]

شیخ شرف الدین دہلویؒ صرف طلاق سے متعلق روایات ہی پر گفت گو تک محدود نہیں رہے بل کہ انہوں نے اپنی کتاب میں بعض ایسی احادیث پر بھی کلام کیا ہے جو صحیح مسلم میں موجود ہونے کے باوجود علمائے اُمت میں "غلط مشہور" ہو گئی ہیں؛ مثلاً ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں وہ روایت جس میں آتا ہے کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کرنے کی خواہش ظاہر کی،[21] شیخ دہلویؒ اس کو غلط قرار دیتے ہیں کیوں کہ تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اس وقت ہوا تھا جب وہ حبشہ میں تھیں اور ان کے والد اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اسی طرح وہ صلاۃ الکسوف کی اس روایت پر بھی کلام کرتے ہیں جس میں تین یا چار رکوعوں کا ذکر ہے اور اس تنقید کے ذریعے یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی روایت کو اس وقت تک حتمی نہیں سمجھتے جب تک وہ دیگر معتبر نصوص اور اُصولِ شریعت سے ہم آہنگ نہ ہو۔[22] یوں یہ مثالیں شیخ دہلویؒ کی علمی جرات، تحقیقی بصیرت اور اس غیر معمولی طرزِ استدلال کی

[18] Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj al-Naysābūrī, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Cairo: Maṭba'at 'Īsā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955), Kitāb al-Ṭalāq, Bāb Taḥrīm Ṭalāq al-Ḥā'iḍ bi-ghayr Riḍāhā, 2:1095, Ḥadīth 1471.
[19] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 43 and Supplement, 1.
[20] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 14.
[21] Muslim ibn Ḥajjāj al-Naysābūrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb Faḍā'il al-Ṣaḥābah, Bāb min Faḍā'il Abī Sufyān ibn Ḥarb (RA), 4:1945, Ḥadīth 2501.
[22] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 20.

نمائندگی کرتی ہیں جس کے مطابق ان کے نزدیک کسی بھی کتاب کی تقدیس دلیل پر مقدم نہیں بل کہ ہر روایت کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری ہے۔

3. عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں استدلال کا تجزیہ

شیخ شرف الدین دہلویؒ اپنے فقہی استدلال میں صرف روایتی دلائل پر انحصار نہیں کرتے بل کہ مخالف آراء کا رد کرنے کے لیے گہرے عقلی اور نقلی تجزیے کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ وہ علامہ ابن قیمؒ کے اس استدلال کا رد کرتے ہیں جنھوں نے یہ خیال پیش کیا کہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا وقوع ناممکن ہے۔ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی دلیل کی بنیاد آیت "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" میں لفظ "مَرَّتَان" پر رکھی، جس سے ان کے نزدیک مراد طویل وقفہ ہے، جیسا کہ آیت "سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ"[23] میں ہے۔ شیخ دہلویؒ اس استدلال کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ "قیاس مع الفارق" ہے کیوں کہ طلاق کا مسئلہ جو کہ آنی (ایک وقت میں ہونے والا) ہے، عذاب پر قیاس کیا گیا ہے جو کہ زمانی (وقت کے ساتھ ہونے والا) ہے۔ وہ اس استدلال کو باطل قرار دیتے ہیں اور دوسری قرآنی آیت "اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ"[24] کا حوالہ دیتے ہیں اور سوال اٹھاتے ہیں کہ اس میں دو مرتبہ کے عذاب میں کتنا فصل ہوگا، جس کی کوئی حد مقرر نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ "مرتان" کا لفظ ہمیشہ طویل فصل کا متقاضی نہیں ہوتا۔

شیخ دہلویؒ اس ضمن دیگر عقلی اور منطقی مثالیں بھی پیش کرتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ چیزوں کا تلفظ ممکن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح "بفمِ واحد" کی چار شہاد تیں چار نہیں ہوتیں یا ایک سانس میں سو تسبیح "سبحان اللہ مائۃ مرۃ" سو نہیں ہوتی، یہ قیاس طلاق کے مسئلے پر درست نہیں۔ وہ وضاحت کرتے ہیں کہ تسبیح میں کثرتِ تلفظ مقصود ہے جب کہ طلاق میں صرف تعلقِ نکاح کا قطع کرنا مقصود ہے جو ایک دفعہ کے تلفظ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے استدلال کو مزید تقویت دینے کے لیے وہ ایک نہایت اہم سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی تین یا چار بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی مجلس میں یہ الفاظ کہے: "تم سب کو میں نے طلاق دی" تو کیا صرف ایک ہی کو طلاق واقع ہوگی یا سب کو؟ اگر یہ کہا جائے کہ صرف ایک بیوی کو طلاق ہوئی ہے تو یہ عقل اور عُرف دونوں کے خلاف ہے کیوں کہ یہ طے کرنا ناممکن ہوگا کہ کس کو طلاق ہوئی ہے اور کس کو نہیں اور اگر سب کو طلاق ہو، جو کہ منطقی اور فقہی نتیجہ ہے تو پھر یہ اعتراض بھی باطل ہو جاتا ہے کہ جلسہ واحدہ میں کئی طلاقیں ایک ہی لفظ سے واقع نہیں ہو سکتیں کیوں کہ جس طرح ایک ہی لفظ سے متعدد بیویوں کو طلاق دی جا سکتی ہے اسی طرح ایک ہی بیوی کو دی گئی متعدد طلاقوں کا وقوع بھی ممکن ہے۔ اس کی تائید میں وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں کہ لفظ "بتہ" سے یا "خلية برية" سے تین طلاقیں ہوتی ہیں۔

مزید برآں شیخ دہلویؒ احادیثِ نبویہ سے بھی عملی مثالیں پیش کرتے ہیں جو ایک ہی وقت میں ایک عمل کی کثرت کو ثابت کرتی ہیں۔ وہ صحیح بخاری کی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔[25] اسی طرح وہ مشکوٰۃ کی متفق علیہ

[23] Al-Tawbah, 9:119.
[24] Al-Tawbah, 9:129.
[25] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Wuḍū', Bāb Ghusl al-Rijlayn wa lā Yamsaḥ ʻalā al-Qadamayn, 1:44, Ḥadīth 163.

حدیث کا ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو نماز کے بعد تسبیح، تکبیر اور تحمید 33-33 بار کرنے کا حکم دیا،[26] جس کا وقوع ایک ہی جلسہ میں ہوتا ہے۔[27]

4. شیخ شرف الدین دہلویؒ کا صرفی ونحوی استدلال

شیخ شرف الدین دہلویؒ نے اپنے فقہی موقف کے اثبات کے لیے قرآن مجید کے الفاظ کی صرفی و نحوی ساخت اور اُسلوبِ بیان کا باریک بینی سے تجزیہ کیا ہے۔ ان کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ قرآن کی نصوص میں ایسی لسانی دلالت موجود ہے جو ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع کی تائید کرتی ہے اور مخالفین کی آراء کو باطل قرار دیتی ہے۔ شیخ دہلویؒ کا صرفی ونحوی استدلال آیت "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ "اور اس کے بعد آنے والی آیت "فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ " کے باہمی ربط پر مبنی ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دوسری آیت کی ابتداء میں استعمال ہونے والی "فاء" نحوی اعتبار سے تعقیب بلامہلت پر دلالت کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو طلاقوں کے بعد فوراً تیسری طلاق بھی واقع ہو سکتی ہے اور اس کے درمیان کسی وقفے یا طُہر کی شرط لازم نہیں۔ ان کے نزدیک یہ فاء آیت کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع کی صریح دلیل بناتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ جب دو طلاقوں کے بعد تعلق ختم ہو تو اس کے فوراً بعد بھی تیسری طلاق واقع کی جا سکتی ہے۔ شیخ دہلویؒ علامہ ابن قیمؒ کے اس استدلال کی تردید کرتے ہیں کہ "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" میں لفظ "مَرَّتَانِ " سے مراد "مرة بعد مرة" ہے جس میں طویل فصل ضروری ہے۔ وہ اس دلیل کو خلطِ مبحث قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لسانی طور پر صحیح نہیں ہے۔ قرآن کے الفاظ میں ایسی کوئی صراحت نہیں کہ ایک طلاق کے لیے ایک مستقل طُہر کی شرط ہو۔ شیخ کے نزدیک یہ تاویل اصل قرآنی نص سے انحراف ہے اور اس کا مقصد صرف ایک مخصوص فقہی رائے کو درست ثابت کرنا ہے۔[28]

اسی طرح شیخ شرف الدین دہلویؒ نے آیت "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ" میں موجود "الف لام" کی دلالت پر بھی دقیق بحث کی ہے۔ وہ مختلف ممکنہ نحوی تفسیروں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر "الف لام" کو جنس یا استغراق پر محمول کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی طلاق واقع ہی نہیں ہو گی جب تک دو مختلف طُہروں میں دوبارہ نہ دی جائے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک طلاق بھی لغو و باطل ہو جاتی ہے۔ شیخ اسے اَظہر من الشمس في نصف النہار (دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ ظاہر) باطل قرار دیتے ہیں۔ اگر "الف لام" کو عہدِ خارجی پر محمول کیا جائے تو اس صورت میں طلاقِ رجعی اس وقت تک واقع نہیں ہو گی جب تک دو مختلف طُہروں میں دوبار طلاق نہ دی جائے۔ اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ ایک طلاق کالعدم ہو جائے گی اور رجوع بھی جائز نہیں رہے گا۔ شیخ اس تفسیر کو بھی قرآن کے مقصود کے بالکل خلاف اور لغو و باطل قرار دیتے ہیں۔ شیخ دہلویؒ کے نزدیک "الف لام" سے مراد وہ طلاق ہے جس میں رجوع کا حق باقی رہتا ہے اور اس کا اختتام دو مرتبہ پر ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ کی طلاق کے بعد بھی رجوع جائز ہے، دوسری کے بعد بھی، لیکن تیسری طلاق کے بعد رجوع کا دروازہ مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے۔ یہ مفہوم قرآن کی ماقبل آیت "وَ

[26] Al-Tabrīzī, Muḥammad ibn ʻAbd Allāh al-Khaṭīb, *Mishkāt al-Maṣābīḥ* (Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 1985), Kitāb al-Ṣalāh, Bāb al-Dhikr baʻd al-Ṣalāh, 1:304, Ḥadīth 965.
[27] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 46.
[28] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 45.

الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ"[29] سے بھی پوری طرح ہم آہنگ ہے، جہاں یہ بات کھول دی گئی ہے کہ رجوع کا حق ایک یا دو طلاق تک ہی ہے۔[30]

خلاصہ بحث

شیخ شرف الدین دہلویؒ کا مخطوطہ "کتاب الطلاق" برصغیر کے علمی ذخیرے کا ایک نادر سرمایہ ہے جو طلاق جیسے حساس مسئلے پر مصنف کی فقہی بصیرت اور اصولی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس مقالے میں مصنف کے استنباطات اور استدلالات کا تجزیہ کیا گیا ہے، جن میں قرآن، سنت، لسانیات اور اصول فقہ کے دلائل کو یکجا کر کے ایک منفرد موقف پیش کیا گیا۔ اگرچہ دہلویؒ اہل حدیث مکتب فکر سے وابستہ تھے، تاہم انہوں نے مجلس واحد میں دی جانے والی متعدد طلاقوں کے بارے میں اپنے مکتب کے عمومی مؤقف سے ہٹ کر اجتہادی رائے قائم کی، جو ان کی علمی خود اعتمادی اور تنقیدی جرات کی عکاس ہے۔ یہ مطالعہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح برصغیر کے علماء نے فقہی مسائل میں تنوع اور اجتہاد کی روایت کو زندہ رکھا۔ یہ تحقیق نہ صرف ماضی کے علمی ورثے کو سامنے لاتی ہے بلکہ معاصر فقہی مباحث میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. **غیر مطبوعہ فقہی مخطوطات کی تدوین**: برصغیر کے علمی ذخیرے کو محفوظ اور قابلِ رسائی بنانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔
2. **فقہی اجتہاد کے فروغ پر تحقیق**: عصری مسائل کے حل کے لیے ماضی کے اجتہادی مناہج پر مزید تحقیقی کام ہونا چاہیے۔
3. **اکیڈمک نصاب میں شمولیت**: ایسے مخطوطات کو اسلامیات کے اعلیٰ نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ علمی ورثے سے واقف ہوں۔
4. **لسانی و اصولی پہلوؤں کی مزید وضاحت**: استنباطی دلائل کو لسانیات اور اصول فقہ کی روشنی میں جدید تحقیقی معیار کے مطابق سمجھایا جائے۔
5. **معاصر تناظر میں اطلاق**: طلاق اور عائلی مسائل پر اجتہادی آراء کو آج کے سماجی و قانونی مباحث میں استعمال کرنے پر غور کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Āqib, Riāḍ, Ḥāfiẓ. *Tadhkirah Mawlānā ʻAbd al-Ḥaqq Multānī*. Gujranwala: Dār Abī Ṭayyib, 2023.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*. Būlāq, Egypt: al-Maṭbaʻah al-Kubrā al-Amīriyyah, 1311 AH.
* Bhatti, Isḥāq. *Dabistān-i-Ḥadīth*. Lahore: Maktabah Qudūsiyyah, 2008.
* Dihlawī, Sharf al-Dīn. *Kitāb al-Ṭalāq*. Khānewāl, Multān: Maktabah Saediyyah, unpublished manuscript.
* Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Cairo: Maṭbaʻat ʻĪsā al-Bābī al-Ḥalabī, 1955.
* Naʻīm, al-Ḥaqq Naʻīm, Qārī. "Mawlānā ke Asātidhah Kirām." *Al-Iʻtiṣām (Weekly)*. Lahore: Dār al-Daʻwah al-Salafiyyah, Special Issue, March 2005.
* Nūshahrī. *Tarājim ʻUlamā'-yi Ḥadīth Hind*. Vol. 1. Delhi: Jīd Barqī Press, 1938.
* Al-Tabrīzī, Muḥammad ibn ʻAbd Allāh al-Khaṭīb. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Beirut: al-Maktab al-Islāmī, 1985.

[29] Al-Baqara, 2:228.
[30] Dihlawī, Sharf al-Dīn, *Kitāb al-Ṭalāq*, 47 and Supplement, 1.